Digitized by Khilafat Library Rabwah

62

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

نمبر ۸ جلد ۹

چندہ سالانہ دو روپیہ ۸ آنے

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر:- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم اپریل ۱۹۳۵ء ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ

فہرست مضامین

اخلاق	۳/۵	اہلیہ ملک نصر اللہ خان صاحب (افریقہ)
کثرت ازدواج	۶/۹	سجاد سیالکوٹی
مہمان نوازی	۹/۱۲	محترمہ امۃ الرحیم شہناز
امتحان کی تیاری	۱۲/۱۴	محترمہ نظیر النساء بیگم صاحبہ قادیان
زنانہ فوج بنانیوالی	۱۴/۱۶	(ماخوذ)
رپورٹ ہائے لجنات، متفرقات	۱۶/۱۸	

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔

مناجات

یہ تو سچ ہے اِک دِل بے مدّعا رکھتا ہوں میں
پھر بھی گھبراتا نہیں آخر خُدا رکھتا ہوں میں

ظاہری اسبابِ حشمت سے کوئی خطرہ نہیں!
اپنے ترکش میں کئی تیرِ دُعا رکھتا ہوں میں

ناصرت کے رہنے والے کی خدائی کیا کروں
مجھ کو بس ہے یہ محمدؐ مصطفٰےؐ رکھتا ہوں میں

دیکھ ظالم مت ستا حد سے نہ بڑھ اللہ کو مان
نالۂ شب گیر اور آہ رسا رکھتا ہوں میں

"مجھکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار"
ملک فانی کیا کروں ملک بقا رکھتا ہوں میں

فرش سے اُٹھ کر ہلا دے عرش کی زنجیر کو
تیرے کوچے کا گدا ہوں وہ صدا رکھتا ہوں میں

ذِکر و فکرِ حق تعالےٰ سے کبھی غافل نہیں!
یادِ پیمانِ وفا قالوا بلےٰ رکھتا ہوں میں

آندھیاں چلتی رہیں طوفاں بھی آیا کریں!
جڑ مری قائم رہے گی وُہ تنا رکھتا ہوں میں

حشر کے دِن پُرسشِ اعمال پر میرا جواب
بس یہی ہوگا کہ حُبِّ میرزا رکھتا ہوں میں

(ایک پرانی نظم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دار الامان کی خبریں

۲۳ مارچ ۲۵ مارچ ۲۷ مارچ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں شہادت دینے کیلئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گورداسپور تشریف لے جاتے رہے۔ تینوں روز سپیشل ٹرین پر کثیر التعداد احباب گئے۔ گورداسپور احمدیہ لنگر اعلیٰ پیمانہ پر جاری رہا۔ تقریریں بھی حضور نے فرمائیں :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دار الامان مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۵ء

اخلاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہوتی ہے۔ جس مذہب کے اخلاق حمیدہ ہوں وہ دوسروں کے لئے کشش کا باعث ہوتا ہے۔ عیسائیوں میں جو بات ترقی کا موجب ہے۔ وہ خوش اخلاقی و خوش مزاجی ہے ؛

یہ لوگ اپنے اخلاق ظاہر کرنیکے لئے چوہڑوں اور چماروں سے محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں۔ اسی ملک افریقہ میں ان لوگوں نے جہاں بھی اپنے مشن قائم کئے حبشی لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا ؛

کمپالہ میں عیسائیوں کا ایک گرجا ایک پہاڑی پر واقع ہے جسے ربا گاہ کہتے ہیں۔ اسمیں انہوں نے ایک ہسپتال بھی رکھا ہے۔ جن میں حبشی لوگوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ یورپین نرسیں کام کرتی ہیں۔ اور خوراک وغیرہ کا انتظام مشن کے ذمہ ہے۔ اُن کی تیمارداری ایسے اعلیٰ رنگ میں کی جاتی ہے۔ کہ جس کے اثر سے یہ لوگ عیسائی مذہب قبول کر لیتے ہیں۔ مشن وغیرہ کے لئے تو ان کو گورنمنٹ سے امداد ملتی ہے مگر اخلاق اُن کے اپنے ہیں ؛

(۲)

اسی طرح اگر ہم اُن اخلاق پر عمل کریں جو کہ ہمیں ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے ہیں۔ تو ہم دوسرے مذاہب کے لئے کشش کا باعث ہو سکتے ہیں۔ نیز اخلاق حمیدہ ایمان کا پہلا زینہ ہیں۔ چنانچہ رسول کریمؐ نے اخلاق درست کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے سوال کیا حضورؐ دین کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا خوش خلق ہونا۔ پھر اسنے دائیں طرف سے آکر پوچھا کہ حضورؐ دین کیا ہے۔ آپؐ نے پھر وہی جواب دیا۔ پھر اسنے بائیں طرف سے آکر پوچھا۔ پھر آپؐ نے وہی جواب دیا۔ پھر اُس نے پیچھے سے آکر پوچھا۔ تو آپؐ نے اسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ کیا تو نہیں سمجھتا ؟ دین یہ ہے کہ تو غصہ نہ کر۔ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ نحوست کیا چیز ہے۔ آپؐ نے فرمایا بدخلقی۔ ایک اور شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا جہاں کہیں رہ خدا سے ڈر۔ اسنے عرض کیا کچھ اور فرمائیے آپؐ نے فرمایا۔ اگر گناہ ہو جاوے تو اسکے پیچھے نیکی کیا کر۔ اس سے وہ گناہ مٹ جاویگا۔ اسنے کہا کچھ اور فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا خوش خلقی کی عادت ڈال ؎

(۳)

حضرت فضل رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریمؐ سے ذکر کیا۔ کہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے۔ اور رات کو تہجد پڑھتی ہے مگر بد خلق ہے۔ ہمسائیوں کو زبان سے ایذا دیتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ لا خیر فیھا من اھل النار۔ یعنی اس میں کوئی بھلائی نہیں اسکی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی۔ وُہ تو دوزخیوں میں سے ہے حضرت ابو داؤد رضی اللہ فرماتے ہیں۔ میزان میں جو چیز تلے گی وہ حسن خلق اور سخاوت ہوگی۔ رسول کریمؐ سے کسی شخص نے سوال کیا۔ کہ مومنوں میں باعتبار ایمان کے کون افضل ہے۔ فرمایا جو خلق میں سب سے اچھا ہے۔ فرمایا اگر تم دولت مند اور امیر بننا چاہو۔ تو تم میں سے وہ ضرور دولتمند ہوں گے۔ جو حسن خلق سے آراستہ ہوں گے۔ فرمایا بد خلقی عمل کو ایسا بگاڑتی ہے۔ جیسا کہ سرکہ شہد کو برباد کرتا ہے۔ جریر بن عبد اللہ کو فرمایا آنحضرت صلعم نے تجھکو اللہ نے خوبصورت بنایا ہے۔ اپنے خلق کو بھی خوبصورت کرو۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ یہ مرض آجکل تعلیم یافتہ عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ نبی کریمؐ جو کہ مجسّم خلق تھے۔ آپؐ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اللھم اسئلك الصحة والعافیة وحسن خلق۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے صحت عافیت اور اچھا خلق مانگتا ہوں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

روایت ہے فرمایا رسول کریمؐ نے کہ قیامت کے دن مجھکو زیادہ پیارے اور میرے نزدیک بیٹھنے والے وہ شخص ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے۔ گالیاں بکنے والے ترش رو درندہ سیرت لوگ آنحضرت صلعم سے دور ہونگے ؎

حضرت عباس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسُول کریمؐ نے جس شخص میں تین چیزیں نہ ہوں یا ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ اسکے اعمال کا اعتبار نہ کرو۔ اوّل۔ تقویٰ جو گناہوں سے روکے دوم۔ حلم جس سے بیوقوف کو باز رکھے۔ سوم حسن خلق جس سے لوگوں میں بسر اوقات کرے۔ حسن خلق گناہوں کو ایسا گلا دیتا ہے جیسا آفتاب پر جمے ہوئے پانی کو حسن خلق انسان کی نیک بختی کا نشان اور علامت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضؓ نے رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کسی عورت کے دنیا میں دو شوہر تھے۔ اور وُہ دونوں فوت ہو کر جنتی ہوئے تو وُہ کس کو ملیگی۔ آپؐ نے فرمایا جو دنیا میں اُسکے ساتھ زیادہ خوش خلقی سے رہا ہوگا۔ اے ام حبیبہ رضؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن خلق والا تمام برکت دنیا و آخرت کی لے گیا۔

فرمایا جس مسلمان کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ حسن خلق کیوجہ سے ایسا درجہ اور ثواب حاصل کرتا ہے جیسے کوئی شب بیدار ہو۔ اور دن کو روزہ دار ہو۔ دوپہر کو خدا کے لئے پیاسا ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا بعض لوگ عبادت میں کمزور ہوتے ہیں مگر اپنے حسن کے باعث بڑے بڑے درجات آخرت میں پا دیں گے۔

خلق انسان کا روحانی لباس ہے۔

میری پیاری بہنو روحانی لباس کی صفائی کا خیال رکھو۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے ہونا ہمارے لئے کوئی فائدہ نہیں رکھتا جبکہ ہم کسی گھر پر آئے ہوئے کے ساتھ زبان کی شیرینی سے ہی پیش نہ آئیں۔ اور اپنی تعلیم کے گھمنڈ میں رہیں۔ پھر جماعت احمدیہ کی مستورات کو تو دوسری بہنوں کے دلوں کو شیریں زبانی سے ہی فتح کرنا ہے۔

(۵)

نبی کریم ؐ نے فرمایا بندہ اپنی بدخلقی کیوجہ سے دوزخ کے نچلے طبقہ میں پہنچ جاتا ہے۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی بدخلقی کرتا ہے اپنی جان کو آپ ستاتا ہے۔ یعنی لوگوں سے بداخلاقی سے پیش آکر اپنے گرد و پیش کانٹے

ہوتا ہے۔

حضرت ابن مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ آدمی اپنے حسن خلق کی وجہ سے جنت کے اعلیٰ درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ گو عبادت کم کرتا ہو اور بدخلقی کے باعث اسفل طبقہ جہنم کو پہنچ جاتا ہے گو عابد بھی ہو۔

یحیٰی ابن معاذ فرماتے ہیں۔ کہ حسن خلق روزی کا خزانہ ہے۔ جس کے اخلاق اچھے ہونگے لوگ اس کے غلام بن جاتے ہیں۔ اور عند الضرورت ہر طرح کی مدد کرنے پر طیار رہتے ہیں اور اسکی حاجت انہیں کوئی دکھ نہیں دیتی

باقی انشاء اللہ پھر عرض کرونگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اخلاق کا وارث بنائے اور ہماری اولادوں کو بھی۔ اور ہم کسی کو دکھ دینے کا موجب نہ بنیں۔

والسلام

(امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ ملک نصر اللہ صاحب کمپالہ افریقہ)

مصباح کے "وی پی"

کئی مہینے کے مطالبات اور انتظار کے بعد مصباح وی پی کر دیا گیا تاکہ ۱۹۳۵ء کا چندہ وصول ہو سکے۔ امید ہے۔ کہ جو کسی وجہ سے وی پی نہ لے سکیں وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا مجلس مشاورت پر کسی آنیوالے کے ذریعہ بھیجدینگی۔ اسوقت فنڈ میں روپے کی کمی ہے۔ اور اسبات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ سب خریدار اپنے ذمے کا چندہ ادا فرمائیں۔

مصباح میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

ہیاہ فر... (اسموئیل باب ۳) ... لیاہ پیدا ہوا ... ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کثرت ازدواج

جب کبھی آپ کو عیسائی مشنری عورت یا کسی عیسائی سے گفتگو کا موقعہ ملیگا۔ تو ضرور ہے۔ کہ وُہ آپ پر اعتراض کرے۔ کہ حضور نبی کریمؐ نے بہت سے نکاح کئے یہانتک کہ جب آپؐ رحلت فرما گئے تو آپؐ کی نو بیویاں زندہ تھیں۔ تو ہم انکو یہی جواب دیتے ہیں کہ یہ سب کچھ دین کی خاطر آپؐ نے کیا۔ میں اسوقت اُس بحث میں جوکہ مناظرانہ صورت اختیار کرلینی ہے نہیں پڑنا چاہتا۔ اسلئے میں اسوقت صرف ان پہلوؤں کو لیتا ہوں۔ جن سے جواز و عدم جواز کی بحث کیجا سکتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ بحث دو پہلوؤں سے کی جا سکتی ہے۔ اوّل۔ قانون۔ دوم۔ مذہب اسلئے اب ہم ان دونوں پہلوؤں کے ماتحت اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔

اوّل قانون۔ ہندوستان کی تمام عدالتیں ایک سے زیادہ بیوی کی شخصیت کو تسلیم کرتی ہیں۔ اعلیٰ عدالتیں اُن مقدمات میں جوکہ جائیداد کے متعلق ہوں۔ دو سے زیادہ بیویوں کے حقوق کو بمقابلہ اُن کے شوہروں کے ورثاء قانونی کے تسلیم کرتی ہیں۔ کئی فیصلے ہر روز ہماری نظروں سے گزرتے ہیں۔ جوکہ اس بات کی دلیل کہ یہ [illegible] بعض دوست کہا کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں گورنمنٹ انگلشیہ نے خالصتہً ہندوستانی رواج کی تقلید کی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے رسم ستی کو نابود کیا۔ حالانکہ اس کی بنیاد مذہب پر بتلائی جاتی ہے

ملک ایشیا مذہب کا سرچشمہ رہا ہے۔ خود حضرت مسیحؑ نے بھی شام ملک ایشیا میں ہی جنم لیا۔ ایشیاء کے مذاہب ایک سے زائد بیوی کی تائید میں ہیں۔ سو ملاحظہ ہو:۔

اوّل:۔ مہاراجہ دسرت والد سری رامچندر جی کی تین بیویاں تھیں:۔

۱۔ پٹ رانی کوشلیا ... والدہ رام چندر جی
۲۔ رانی سمترا ... ″ لچھمن جی
۳۔ رانی کیکئی ... ″ بھرت جی

دوم:۔ سری کرشن جی جوکہ اوتاروں میں سولہ کلاں سنپورن تھے۔ ان کے ہاں بیویاں تھیں مصنف کرشن چرتر نے آٹھ تسلیم کی ہیں:

سوم:۔ بچھترا یرج کی دو بیویاں اور ایک لونڈی تھی:۔

۱۔ امبکا والدہ دھرتراشٹ
۲۔ امبالکا والدہ پانڈو
۳۔ لونڈی والدہ بدر

چہارم:۔ راجہ شنتن کی دو بیویاں تھیں:۔

۱۔ گنگا والدہ بھیکم
۲۔ سیتہ وتی والدہ چترانگد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

65

پنجم - راجہ پانڈو جو کہ مشہور پانڈوؤں کے جد اعلیٰ تھے۔ دو بیویاں تھیں:-

۱- کنتی — والدہ یدھشٹر و بھیم سین اور ارجن۔

۲- مادری — والدہ نکل اور سہدیو۔

اب اس مسئلہ کو ہم منہاج نبوت پر دیکھتے ہیں۔ پیشتر اسکے کہ ہم انبیاء کرام کی زوجات کی بابت کچھ لکھیں۔ یہ ضروری ہے کہ پہلے ہم دیکھ لیں کہ عیسائی صاحبان ان کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں اسلئے جب ہم کتاب مقدس کو اٹھاتے ہیں۔ تو ہمیں ملتا ہے۔ کہ عیسائی صاحبان حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل الرحمان تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو نہائت برگزیدہ جانتے ہیں۔ حضرت موسیٰ ؑ کی بابت مانتے ہیں۔ کہ اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ ؑ کی مانند کوئی نبی نہیں۔ جس سے خدا آمنے سامنے آشنائی کرتا۔ حضرت داؤد ؑ کی بابت یہ فقرہ پڑھتے ہیں خدا نے اُسسے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے۔ میں آج کے دن تیرا باپ ہوا۔ زبور ۷/۲۔ حضرت سلیمان ؑ کی بابت عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا نے اُسسے فرمایا۔ "میں نے ایک عاقل اور سمجھدار دل تجھکو بخشا۔ ایسا کہ تیری مانند تجھسے آگے نہ ہوا۔ اور نہ تیرے بعد تجھ سا برپا ہوگا" (۱ سلاطین ۳/۱۲)

اب انبیاء صدر کے متعلق ملاحظہ ہو:-

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام

نمبر شمار	نام زوجہ	کیفیت معہ حوالہ
۱	سیدہ ہاجرہ	والدہ اسماعیل علیہ السلام کتاب پیدائش ۱۶/۱۵
۲	سیدہ سارہ	والدہ اسحاق علیہ السلام کتاب پیدائش ۱۸/۱۵
۳	قتورہ خاتون	والدہ زمران۔ یقسان۔ مدان۔ مدیان اسباق۔ سوخ (کتاب پیدائش ۲۵/۱)

(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام

نمبر شمار	نام زوجہ	کیفیت معہ حوالہ
۱	لیاہ	والدہ روبن۔ سمعون۔ لاوی۔ یہوداہ اشکار۔ زبلون (کتاب پیدائش ۲۹/۳۲)
۲	زلفہ	والدہ جد۔ آشر (" " ۲۹/۳۴)
۳	راخل	والدہ یوسف علیہ السلام بن یامین (پیدائش ۲۹/۲۸)
۴	بلہہ	والدہ۔ دان نفتالی (پیدائش ۲۹/۲۹)

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام

نمبر شمار	نام زوجہ	کیفیت معہ حوالہ
۱	سفورہ خاتون	والدہ جیرسوم۔ الیعزر (خروج ۲/۳۱)
۲	حبشیہ	
۳	دختر قینی	(قاضیون ۱/۱۴)
۴	دختر حباب	(" ۴/۱۶)

(۴) حضرت داؤد علیہ السلام

نمبر شمار	نام زوجہ	کیفیت معہ حوالہ
۱	اخنوعم	اَسنون پہلوٹا اس سے پیدا ہوا
۲	ابی جیلی	کلیاب اس سے پیدا ہوا (۱ سموئیل ۲۵/۲۶)
۳	میکل بنت ساؤل بادشاہ اسرائیل	بے اولاد (۱ سموئیل ۱۸/۲۷)
۴	معکہ بنت تلمی بادشاہ جسور	اَبسلوم۔ اس سے پیدا ہوا۔ (۲ سموئیل باب ۳)
۵	حجیت	ابی سلوم و ادونیاہ فرزند تھے۔ (۱ سموئیل باب ۳)
۶	ابیطال	سفطیاہ پیدا ہوا (" ")

نمبر شمار	نام زوجہ	کیفیت معہ حوالہ
۷	عجلاہ	تیرعام پیدا ہوا (۲ سموئیل باب ۳)
۸	بنت سبع دختر ابیعام	حضرت سلیمان اس سے پیدا ہوئے (۲ سموئیل ۱۱/۲۶، ۲۴)
۹	ابی شاگ	(۲ سموئیل)
۱۰		دس حرمیں داؤد کی۔ داؤد نے ان کو ایک بیں یہ سزا دی کہ ان کے پاس نہ گیا۔ وہ مرتے دم تک قید میں رہیں اور رنڈاپے میں دن کاٹے۔ (۲ سموئیل ۲۰/۳)

(۵) حضرت سلیمان علیہ السلام

اوس کی سات سو جوروان بیگمات اور ۳۰۰ حرمیں تھیں۔ (۱ سلاطین ۱۱/۳)

یہ تو انبیاء علیہ السلام کا عمل تھا۔ اسکے ساتھ بائیبل ہم کو کہتی ہے ایک سے زیادہ بیویاں کرنیکی خداوند کریم نے اجازت دی ہے۔ اسلئے حزقیل نبی کی کتاب باب ۲۳ نکالو اور پڑھو لکھا ہے:-

خداوند کا کلام مجھے پہنچا اور اس نے کہا ۲۳/۱ اے آدم زاد دو عورتیں تھیں جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئیں ۲۳/۲ اُن بڑی کا نام اہولہ اور اس بہن کا اہولیبہ۔ اور وے میری جوروان بنیں اور بیٹے بیٹیاں جنیں ۲۳/۴۔

اسکے بعد انجیل متی باب ۲۵ میں حضرت مسیح نے اپنی آمد کی خبر دی ہے۔ دس کنواریوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ پانچ ان کے ساتھ شادی کے گھر میں گئیں۔

ان سے بتصریح ثابت ہوتا ہے کہ جو منہاج ہوت ہزاروں برس خدا کے پاک انبیاء نے قائم کیا تھا۔ وہ یہی تھا کہ نبی ایک سے زائد بیویاں کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ اب ذرا حضور نبی کریم صلعم کی مبارک زندگی پر نظر ڈالیں۔ ۶۳ برس کی عمر میں ابتدائی ۲۵ برس یعنے عنفوان شباب اور جوانی کا زمانہ کمال تقویٰ اور پرہیز کے ساتھ گزارا ۲۵ سے ۵۰ سال تک کی عمر اپنے سے ۱۵ سال بڑی بی بی سے بسر کی اور پھر یہ کہ وُہ بھی دو شوہروں کی بیوہ کئی بچوں کی ماں بن چکی تھیں پھر اس عرصہ میں حضورؐ کی دل بستگی و محبت میں ذرا کمی نہیں آئی۔ بلکہ اُسکے مرنے کے بعد بھی ہمیشہ اسکی یاد تازہ رہی۔ اس ۵۰ سالہ رویہ سے بڑھکر جو عمل ہوا۔ اسکے اسباب کیا تھے۔ اُن کی بنیاد فوائد دین مصلحت ملک اور مقاصد حسنہ قوم پر مبنی تھے۔ ان تمام نکاحوں کو اگر بغور دیکھیں اور تاریخ کا مطالعہ کریں تو تمام فوائد روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتے۔ اس لئے ہر ایک نکاح کے فوائد علیحدہ لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ اُم المؤمنین صفیہ رضی اللہ کے نکاح پر غور کرو۔ نکاح سے قبل جسقدر جنگ ہوئے اُن میں یہود کا دخل ہوتا تھا۔ مگر تزویج صفیہؓ کے بعد یہود کسی جنگ میں مسلمانوں کے مقابل نہ نکلے۔ بلکہ اسلام کے حلقہ بگوش ہونے شروع ہوئے۔ بتاؤ۔ یہ نکاح ضروری تھا یا نہیں؟

۲۔ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ کے نکاح پر غور کرو۔ ان کی بہن سردار نجد کی بیوی تھی۔ اس رشتہ نے نجد میں امن اور اسلام پھیلانے کا رستہ کھول دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل نجد ہی وہ تھے جنہوں نے ستر واعظانِ دین کو اپنے ملک میں لیجا کر قتل کیا تھا۔ اہل نجد ہی وہ لوگ تھے جن سے نقص امن اور فساد کے واقعات ظہور میں آچکے تھے۔ مگر اس کے بعد یہ تمام خواب ہو گیا۔ ہر ایک وہ شخص جو امن عامہ اور صلح کا حامی ہے تسلیم کریگا کہ یہ کس قدر بابرکت ثابت ہوا ؛

۳۔ حضرت جویریہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا والد مشہور تھا۔ بنو مصطلق کا طاقتور جنگجو قبیلہ انکے اشارہ پر کام کرتا تھا۔ ہر ایک جنگ میں جو اسلام کے خلاف ہوا یہ قبیلہ ضرور شرکت کرتا تھا۔ مگر اس کے نکاح کے بعد کسی جنگ میں شرکت نہ کی اور مار دھاڑ چھوڑ کر متمدن زندگی اختیار کی۔ انصاف سے کہو یہ نکاح کس قدر مفید ثابت ہوا ؛

۴۔ ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش

ان کے نکاح نے تبنیت کے بُت کو توڑا۔ تثلیث کی بنیادیں کھوکھلی کر دیں۔ یہ بہت اصلاح ہے۔ اسکے بغیر اہل کتاب کی درستی ممکن نہ تھی ؛

۵۔ ام المومنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

یہ نکاح خالص اسلامی اغراض دینی پر مبنی ہیں۔ انہوں نے قرآن حفاظت کتاب اللہ نشر احادیث کے بارہ میں فوق العادت کام کئے۔ خلافت صدیقیؓ و فاروقیؓ کو بابرکت بنایا۔ یہ خدمات اسلامی تاریخ کے اوراق پر سنہری حروف سے لکھی ہوئی ہیں ؛

ہمنے جن فوائد کا ذکر کیا ہے۔ اور جن اغراض و مقاصد دینیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک نکاح میں مد نظر ہوتے تھے۔ ان پر نظر رکھتے ہوئے ہر ایک شخص کو جو سر میں دماغ رکھتا ہے۔ ان دلائل کو دیکھکر اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ اور اگر ایسا نہ کرتے تو بہت سی مصلحتوں سے اسلام کو محروم رہنا پڑتا۔ اور ایسا کرنا اُس مصلح عظیم (جسکو خداوند کریم نے رحمت للعالمین بنایا) کی شان کے منافی تھا ؛

(سجاد۔ سیالکوٹی)

مہمان نوازی

مہمان نوازی کے معنی ہیں مہمان کی خاطر تواضع۔ ایسا کوئی گھر نہ ہوگا جہاں کبھی مہمان نہ آئیں۔ اس لئے ہر ایک کو مہمان نوازی کے اصول سے واقفیت ضرور ہونی چاہیئے ؛

مہمان کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دعوت دیکر بلائے جاتے ہیں۔ دوسرے جو خود ہی اطلاع دیکر آجاتے ہیں۔ تیسرے جو بغیر بلائے ہی آجاتے ہیں ؛

جب کبھی کوئی مہمان آئے تو مکان نہایت صاف و آراستہ ہو۔ مکان ہمیشہ ہی صاف رکھنا چاہیئے۔ اور اس میں بیٹھنے کے لئے میز کرسی وغیرہ کا اچھا انتظام کرنا چاہیئے۔ یا فرش قالین گاؤ تکیئے وغیرہ قرینے سے بچھائے جائیں۔ جب خود دعوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی ہو تو جو وقت مقرر کیا ہو۔ اُس کی پابندی کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ جب مہمان آجائیں تو ان کے استقبال کے لئے دروازے پر جانا چاہیئے۔ اور پُرتپاک خیر مقدم کے ساتھ ان کو وہاں سے اپنے ساتھ نشست گاہ میں لانا چاہیئے۔ یہاں لاکر مہمان کو عزت کے ساتھ بٹھا کر پان الائچی وغیرہ پیش کرنا چاہیئے۔ مہمان کو تنہا چھوڑ کر خود کسی کام میں ہرگز مشغول نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے اخلاقی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ زیادہ تر انہیں کے پاس رہنا چاہیئے۔ اور ان سے خوش اخلاقی و زندہ دلی کے ساتھ باتیں کرنی چاہئیں۔ دعوت کا اتنا اچھا انتظام کیا جائے۔ کہ مہمان کے پاس زیادہ وقت گذارنے کے باوجود بھی دعوت کے اہتمام میں خرابی یا حرج پیدا نہ ہو۔ دعوت میں چائے یا کھانے کے لئے جو وقت مقرر کر دیا ہو اسی پر کاربند رہنا چاہیئے۔ اور انتظام اتنا اچھا ہو۔ کہ کھانا وقت سے کچھ دیر پہلے ہی تیار ہو جائے۔ اور جو وقت مقرر کیا گیا ہو ٹھیک اس وقت کھانا چُن دیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ بدانتظامی کی وجہ سے کھانا وقت پر تیار نہ ہو سکے اور مہمان کو اپنی عادت کے خلاف تکلیف اٹھانی پڑے اور خود میزبان کو بھی شرمندگی ہو۔ کھانے کے لئے وقت بھی موزوں مقرر کرنا چاہیئے۔ اگر دن میں کھانا ہو تو نو دس یا گیارہ بجے کا وقت مقرر کرنا چاہیئے۔ اور شب میں دعوت دی ہو تو سات یا آٹھ بجے کا وقت مناسب ہے۔ پھر انہیں وقتوں پر کاربند رہنا چاہیئے۔

اگر ٹی پارٹی کی ہو اور میزبان کا کوئی باغ ہو

تو اس میں اہتمام کیا جائے۔ اور میز پر چائے بسکٹ کیک اور میوہ جات وغیرہ سلیقہ سے چنے جائیں۔ اگر باغ نہ ہو تو کسی کمرے میں انتظام کیا جائے۔ اگر ڈنر ہو تو انگریزی طریقہ سے اعلیٰ پیمانہ پر انتظام کرنا چاہیئے۔ میز کرسی کا اچھا انتظام ہو۔ برتن صاف شفاف اور نفیس اور ضرورت کے لئے کافی ہوں۔ ہاتھ دھونے کے لئے دو تین بڑی سیلاپچیاں ہوں۔ ایک طرف ہاتھ دھونے کے پانی کا انتظام ہو۔ اور ہاتھ صاف کرنے کے لئے تولئے بھی رکھے جائیں پینے کے پانی کا علیحدہ انتظام کیا جائے جو نہایت صاف عمدہ اور ٹھنڈا ہو۔ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ گلاس رکھے جائیں۔ کھانا ہر قسم کا اور عمدہ پکوایا جائے۔ اور میز پر عمدہ طریقہ سے سجائیں۔ اور ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ پلیٹیں چمچے چھریاں اور کانٹے رکھے جائیں۔ میز پر کھانے کے وقت خود بھی مہمانوں کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کے سامنے خود اچھی اچھی چیزیں پیش کرتے رہنا چاہیئے۔ اور جس چیز کی کمی ہو فوراً منگوا لینا چاہیئے۔ جب تک سب کا کھانا ختم نہ ہو خود بھی نہیں اٹھنا چاہیئے۔ یہ تہذیب کے خلاف ہے۔ کھانا ختم ہو چکنے کے بعد صابن اور صاف پانی سے ان کے ہاتھ دھلوانے چاہئیں اور پینے کے پانی کے گلاس پیش کرنے چاہئیں۔ اسکی پندرہ منٹ بعد چائے یا کافی پلانی چاہیئے۔

اگر دعوت ہندوستانی طریقہ پر دی ہو۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفیس دسترخوان پر کھانا کھلایا جائے۔ اور چھری کانٹے نہ استعمال کئے جائیں۔ کھانا کھا چکنے کے بعد وہاں سے دوسری جگہ لیجاکر پان الائچی وغیرہ پیش کریں ؛

اسی طرح مہمان کی دلبستگی کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور جو چیزیں اُن کی پسندیدہ ہوں سب مہیا کیجائیں اگر صبح کے چھ سات بجے یا شام کے چار پانچ بجے کا وقت ہو تو اپنے باغ وغیرہ کی سیر کرائیں۔ اگر دوپہر کا وقت یا شب میں فرصت کے لمحات ہوں اور مہمان بہنیں پسند کرتی ہوں تو کوئی اور مناسب تفریح کا سامان ہو۔ جب وہ جانا چاہیں اور ان کا جانا ضروری ہو تو خندہ پیشانی سے ان کو اجازت دے دینی چاہیئے۔ اور زیادہ دیر ٹھہرانے کے لئے بیجا ضد نہیں کرنی چاہیئے۔ خصوصاً زیادہ رات تک تو کسی کو ہرگز نہیں روکنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ان کو جلد سونے کی عادت ہوگی تو وہ کچھ زیادہ تو نہ کہہ سکینگی۔ مگر نیند کے باعث پریشان ہونگی۔ اسلئے کسی کو زیادہ رات گئے تک ٹھہرا کر دق نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر جلد سونے کی عادت نہ بھی ہو تو بہت زیادہ رات گئے تک جاگنے سے تکلیف ہوگی اور صحت پر بُرا اثر پڑے گا۔ جب وہ اجازت لیکر جانے کے لئے تیار ہو جائیں تو اُن کو پہنچانے کیلئے دروازے تک جانا چاہیئے۔ اور آئندہ ملاقات کی آرزو ظاہر کرتے ہوئے ان کو خدا حافظ کہنا چاہیئے ؛

اگر کوئی خود ہی اطلاع دیکر آئیں تو ان کو بھی خوش آمدید کہی جائے۔ اور اسی طرح سے استقبال کیا جائے اور اُن کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ انکو بھی مناسب وقت پر چائے پلائی جائے۔ اگر کوئی بے تکلف دوست ہو تو کھانا بھی کھلانا چاہیئے اور دوسرے وقت کے کھانے پر ٹھہرانا چاہیئے۔ اور ان کی خوشی کا ہر طرح لحاظ رکھنا چاہیئے ؛

اگر کوئی دور دراز سے آ رہے ہوں تو ان کے لینے کے لئے اسٹیشن پر جانا چاہیئے۔ اور اُنکی آمد پر اظہار مسرت کرنا چاہیئے۔ اگر چند روز رہنے والے ہوں تو ان کے رہنے کے لئے علیحدہ کمرہ منتخب کرنا چاہیئے۔ جس میں ان کے لئے ہر طرح آرام کا سامان مہیا ہو۔ ان کے کھانے۔ پینے۔ بیٹھنے۔ سونے کا اچھی طرح انتظام کرنا چاہیئے۔ کھانا ان سے دریافت کرکے اُن کی مرضی کے مطابق پکوانا چاہیئے۔ جبتک وُہ رہیں ان کو ہر طرح آرام پہنچانا چاہیئے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دینی چاہیئے۔ اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے دل میں میزبان کیطرف سے کوئی بُرا خیال گھر نہ کرنے پائے ؛

غرضیکہ مہمان کی خاطر تواضع بہت اچھی طرح کی جائے۔ کبھی اُن کی دلشکنی نہ ہو۔ بلکہ ہر بات میں انکی خوشی مدنظر رکھنی چاہیئے ؛

اِسی طرح مہمانوں کو بھی چاہیئے۔ کہ میزبان کو تکلیف نہ دیں۔ مقررہ وقت پر میزبان کے گھر پہنچیں دعوت میں جانے کی طیاری کے اہتمام میں بے حد دیر نہ لگائیں۔ میزبان کے گھر پہنچکر خندہ پیشانی سے سب سے ملیں۔ اور گفتگو بھی معقول کریں۔ کہیں کسی کی بُرائی۔ بدی۔ چغلی یا اور کسی قسم کی بیہودہ گوئی ہرگز نہ کریں کہ

میزبان بد اخلاق سمجھیں۔ گفتگو نہایت شیریں ہونی چاہیئے۔ تاکہ سب لوگ پسند کریں۔ اور بات کرتے وقت بزرگوں کا ادب اور خوردوں کا لحاظ رکھیں۔ اور عمدہ دلچسپ باتیں کرنی چاہئیں۔ تاکہ سننے والے خوش ہوں۔ کھانا کھاتے وقت بے حد تکلف نہ کریں کہ صاحب خانہ کو بار بار اصرار کرنا پڑے۔ لیکن کھانا کھانے میں بد سلیقگی بھی ظاہر نہ کریں ؛

میزبان کے اہتمام کو قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھیں۔ یہ نہ ظاہر ہونے دیں۔ کہ ہم کو یہ انتظام پسند نہیں ہے۔ میزبان سے بیجا فرمائش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ کسی قسم کی تکلیف اپنے لئے پہنچائیں۔ کسی کے گھر زیادہ دیر تک بھی نہ ٹھہریں۔ کیونکہ اس سے میزبان کو تکلیف ہوگی۔ چلتے وقت میزبان کا اپنے لئے اہتمام کرنے کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اور اپنی وجہ سے تکلیف پہنچنے کی معافی مانگنی چاہیئے۔ غرضیکہ میزبان اور مہمان دونوں کو ایک دوسرے کی خوشی کا خیال رکھنا ضروری ہے ؛

والسّلام

(خاکسارہ امۃ الرحیم شہناز مس خیر الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ امراؤتی برار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ توسیع اشاعت اخبار مصباح کیلئے کوشش فرمائے ؛

(مینجر)

امتحان کی تیاری پر

امتحان کی تیاری کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتی ہوں

امتحان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دنیاوی اور ایک آخرت کا۔ دنیاوی امتحان مثلاً جو کہ طلبار کو ہر سہ ماہی کے بعد دینا پڑتا ہے۔ جو آخرت کا ہے وہ ایک ہی دفعہ تمام عمر کا ہوگا۔ جو کہ بہت سخت ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ جو آخرت کے امتحان کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور اسی دن کامیاب ہونگے۔ دنیا میں بہت تھوڑے لوگ ہیں جو کہ آخرت کے لئے کچھ کر رہے ہیں۔ جسوقت مجھے آخرت کا خیال آتا ہے۔ اسی وقت بہت ہی حیران ہوتی ہوں۔ کہ انسان کس قدر کم عقل ہے۔ کہ دنیاوی امتحانوں کی اس قدر فکر دامنگیر ہے۔ حالانکہ یہ کامیابیاں چند روزہ ہیں۔ یہ تمام دنیاوی چیزیں دنیا میں ہی رہ جائینگی ؛

اور تمام چیزیں فنا ہوجائیں گی۔ آخرت میں اُن سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب سالانہ یا کوئی اور امتحان شروع ہوتا ہے۔ اس وقت کی حالت عجب ہوتی ہے۔ کھانا پینا بھولا ہوا ہوتا ہے۔ کوئی طالبعلم ٹیوٹر رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ راتوں کی نیند اور دن کا آرام حرام ہوجاتا ہے۔ بعض لڑکیوں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ سلائی ابھی تک تیار نہیں کی اور سالانہ امتحان سر پر آگیا ہے۔ اسی وقت انکو سلائی کی فکر دامنگیر ہوتی ہے۔ کوئی ماں بہنوں سے کوئی

سہیلیوں سے بنوا رہی ہے یا عاریتہً مانگ رہی ہے ۔ تا اسے امتحان کے دن تمام لڑکیوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے ۔ تو دنیوی امتحانوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کس قدر جائز ناجائز کوششیں کی جارہی ہیں ۔ اور پھر اس کامیابی کو اسقدر اہمیت دی جاتی ہے ۔ کہ بعض طلبار اسلئے کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے خودکشی کر لیتے ہیں لیکن اخروی امتحان کی کسی کو فکر نہیں ہے ۔ وہ یہ نہیں خیال کرتا کہ آخرت کی تکالیف دنیاوی تکلیفوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں ۔ بسا اوقات میں نے عورتوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ اگر ہم کو موت آجائے تو مصیبتوں سے رہائی ہو ۔ بیوقوف یہ نہیں سوچتیں کہ یہ تکالیف تو چند روزہ ہیں ۔ قیامت کا دن بہت سخت ہوگا ۔ جس جگہ کوئی کسی کے کام نہیں آسکیگا ۔ نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے ۔ اسوقت خدا تعالیٰ کی رضا اور اسی کا فضل ہی کام آئے گا ؛

خدا تعالیٰ نے عقل دل دماغ ہمیں عطا فرمایا ہے ۔ ہمیں چاہئیے ۔ کہ اس سے کام لیں جو سیدھے رستے اللہ تعالےٰ نے ہم کو بتلائے ہیں ۔ انپر چل کر اُس کی رضا و خوشنودی کو حاصل کرکے آخرت کے امتحان میں کامیابی حاصل کرلیں امتحان کی تیاری کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہم کو کافی موقعہ عطا فرمایا ہے ۔ اور امتحان کا مکمل کورس یعنی کلام پاک قرآن مجید بھی ہمکو عطا فرمایا ہے تاکہ ہم اسکے مطابق تیاری کر سکیں ۔ اور تیاری کروانے والے بھی بھیجتا رہتا ہے ۔ سب سے بڑھ کر ہمارے آقا سرور دوجہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمکو راستہ دکھانے کے لئے تشریف لائے ۔ جن لوگوں نے انکی پیروی کی وُہ صحابہ کہلائے ۔ اور خدا کے فضل و کرم سے جنت کے وارث ہونگے ۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی وُہ ہلاک اور ذلیل و خوار ہوئے ؛

سب سے پہلے طاعون کی وبا اُن کو تباہ کرنیکے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجی ۔ اور اسکے بعد گذشتہ سال جو تباہی اور بربادی زلزلے کیوجہ سے آئی ہے ۔ وُہ سب پر عیاں ہے ۔ اُس کو اس جگہ بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ تمام دنیا بڑے زور شور سے کہہ رہی ہے ۔ کہ ایسے سخت زلزلے کی مثال دنیا کی تاریخ میں کوئی نہیں ملتی ۔ یہ نشان بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کیلئے ظاہر فرمائے ہیں ۔ تاکہ دنیا اسے دل کی آنکھوں سے دیکھے اور اس سے عبرت پکڑے ۔ جبتک انسان وقت کے امام کے احکام کی پیروی نہ کرے سچی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا ۔ دنیوی تعلیم حاصل کرنا بھی از حد ضروری ہے ۔ اسکے علاوہ میری پیاری بہنو ! دینی علم حاصل کرنے کی دل و جان سے کوشش کرو ۔ قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بناؤ ۔ قرآن مجید کو غور سے پڑھنا چاہیئے ۔ رسمی طور پر نہیں پڑھنا چاہیئے ۔ ایسا پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ؛

قرآن مجید میں جو احکام ہیں ۔ اُن کی دل و جان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیروی کرنی چاہیئے۔ دینی تعلیم حاصل کرو۔ نماز کی پابند رہو۔ بچوں کو دینی تعلیم دو۔ اُن کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھو۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارہ میں والدہ پر زیادہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ خود اعمال صالحہ کرو۔ بچے خود بخود وہی کام کرنے لگ جائیں گے جو والدین کرتے ہوں گے۔ کیونکہ بچوں میں نقل کی عادت بہت ہوتی ہے۔ سو میری پیاری بہنو! دل و جان سے آخرت کی تیاری کرو۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ خدا جانے کب بلاوا آجائے کب چلنا ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں دُعا ہے۔ اے خدا ہمیں توفیق عطا فرما کہ تیری رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں ؂

(نظیر النساء بیگم بنت بابو ولی محمد صاحب قادیان دارالفضل)

صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ کی ذہانت

مولوی غلام رسول صاحب لنگوی الحکم میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز نماز فجر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک کے اوپر جلوہ افروز تھے۔ اور حضرت خلیفہ اول مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور دیگر اصحاب بھی موجود تھے حضرت امۃ الحی مرحومہ کی عمر اسوقت قریباً چار سال (چھ سال ایڈیٹر) تھی۔ اور وہ اپنے آپکو ڈاکٹر کہتی تھیں۔ میں نے حضرت اقدس کا یہ شعر پڑھا سے

"آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے"

اور سادگی سے غافلو کی بجائے غافلہ پڑھ دیا حضرت امۃ الحی صاحبہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھ کر آئیں اور میرے منہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ نہیں مولوی صاحب غافلو نہیں بلکہ غافلو

زنانہ فوج بنانیوالی

شہزادی گیتی آرا بیگم علی مردان خان والیٔ زابلستان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ مورخین نے اس کی تاریخ پیدائش ۴۰۸ء لکھی ہے۔ علی مردان خان اولاد نرینہ سے محروم تھا۔ اسلئے اپنی جامع الصفات لڑکی کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔ اور جب وہ حلقۂ درس تدریس میں داخل ہوئی تو اسکے فطری جوہر اور بھی چمک اٹھے۔ عام لڑکیوں کی طرح معمولی لہو ولعب سے دلچسپی نہ تھی۔ بلکہ اسے مردانہ اور شجاعانہ کھیلوں میں شرکت کرکے حقیقی مسرت حاصل ہوتی تھی۔ علی مردان خاں سپہ سالار تھا۔ اسلئے ارکین سلطنت و مدبران مملکت کے مشورہ سے شہزادی کے لئے ایسے قابل اتالیق مقرر کئے۔ جو صبح و شام اس کی فطرت کے مطابق درس و تدریس دیتے تھے۔

گیتی آرا بیگم ہی دنیا کی وہ پہلی عورت ہے جس نے مستورات کو فنون سپہ گری سکھانے کی طرف توجہ کی۔ اور ان کی ایک باقاعدہ فوج مرتب کی۔ شہزادی نے مدرسہ اپنی عمر کے بارھویں سال زابلستان میں قائم کیا۔ اسنے اپنے باپ کی طرف سے تمام ملک میں یہ حکم جاری کردیا۔ کہ بیس تا پچیس برس درمیانی عمر کی وہ تمام خواتین جو اس وقت تک کنواری ہوں۔ اس مدرسہ میں داخل ہوکر تعلیم حاصل کریں۔ اگر کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ تو اسپر جبر کیا جائے گا۔ اور اس نافرمانی کی سزا میں جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ گو خواتین زابلستان اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجیب حکم سے سراسیمہ تو ضرور ہوئیں۔ لیکن حکم حاکم مرگِ مفاجات کے مصداق لوگوں نے اپنی بیٹیوں کو طوعاً و کرہاً مدرسہ میں داخل کر دیا۔ جنکی تعداد مورخین نے تقریباً چار ہزار لکھی ہے۔ اس مدرسہ میں انہیں ماہرین جنگ فن سپہ گری کی تعلیم دیتے تھے۔

زابلستان کی مستورات فطرتاً جفاکش اور شجاع ہوتی ہیں۔ اور جب انہیں فوجی تعلیم دیگئی۔ تو وہ خوب چاق و چوبند اور جری سپاہی بن گئیں۔ گو شہزادی گیتی آرا بیگم کو مردانہ اور بہادرانہ فنون سے بیحد محبت تھی۔ لیکن وہ سخت مزاج نہیں تھی۔ بلکہ بہت رحمدل اور غریب پرور اور وفا پرست تھی۔ جو اسکی اطاعت کرتا تھا۔ وہ اس کی قدر کرتی تھی۔ اسنے اپنی زنانہ فوج کے لئے سامان حرب اور بیل پیکر گھوڑے خریدے۔ شہزادی کی زنانہ فوج کی تعداد بڑھتے بڑھتے دس بارہ ہزار ہوگئی۔ وہ ہفتہ میں ایک دن خود فوج کا معائنہ کیا کرتی۔

علی مردان شہزادی کو روتا چھوڑ کر عدم کا سفر کر گیا۔ اور چرخ نیلگوں نے شہزادی کی آزمائش کے لئے ارکانِ سلطنت اور مردانہ فوج کو اس سے باغی بنا دیا۔ انہوں نے ایک عورت کے سامنے سرِ اطاعت خم کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن شہزادی نے ہمت نہ ہاری اور اپنے حق سے دست بردار ہونے سے انکار کر دیا۔ شہزادی نے فوج کو طلب کر کے کہا۔ کہ آج تمہاری جان نثاری اور وفاداری کی آزمائش ہوگی۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ تم اس امتحان میں نیکنامی اور شہرت حاصل کروگی۔ مردوں کو اپنی قوت پر ناز ہے۔ انشاءاللہ ہم جلد انہیں دکھا دینگی۔ کہ وقت پڑنے پر عورت کیا کچھ کر سکتی ہے۔ اس زور کی جنگ ہوئی۔ کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے تین گھنٹے کی خونریز جنگ کے بعد مردوں کو مجبوراً فراری اختیار کرنی پڑی۔ اسپر عورتوں نے تعاقب کر کے بیشمار بھگوڑوں کو گرفتار کر لیا۔ مورخین نے لکھا ہے۔ کہ اس جنگ میں شہزادی کی تیرہ سو مستورات کام آئیں۔ اور حریف کے مقتولین کا کچھ شمار ہی نہ تھا اس واقعہ کے دوسرے دن شہزادی نہایت تزک و احتشام سے تخت پر جلوہ افروز ہوئی۔ اور غداروں کو اپنے سامنے بلا کر خوب پشیمان کیا۔ اور اسکے بعد شاہانہ عفو و کرم سے کام لیکر انہیں رہا کر دیا:

امیر تیمور صاحب قران کی وفات کے بعد جب اُس کا بیٹا میراں شاہ مسند نشین ہوا۔ تو اُسے ناگہاں گیتی آرا بیگم کا خیال آیا۔ وہ پہلے ہی شہزادی کے حسن و جمال اور شجاعت و سخاوت کی داستانیں سُن چکا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا۔ کہ شہزادی آزادی پرست خاتون ہے۔ اس لئے جنگ و جدل سے اس پر قبضہ کرنا غیر ممکن ہے۔ چنانچہ اس نے شہزادی کو صلح و امن سے رام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے ایک قاصد کو خلعت بیش بہا اور ایک خط دیکر شہزادی کی خدمت میں بھیجا۔ جب میراں شاہ کا قاصد خط و خلعت لے کر شہزادی کے حضور میں حاضر ہوا۔ تو شہزادی نے قاصد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی خوب خاطر تواضع کی۔ اور اپنے مشیروں اور ندیموں (جو زیادہ تر خواتین ہی تھیں) کو بلا کر انہیں بادشاہ کے خط کے مضمون سے آگاہ کیا۔ جس سے وہ سب مسرور ہوئیں۔ اور انہوں نے باتفاق رائے عرض کیا۔ کہ شہزادی! گو یہ امر ہمارے مسلک اور معاہدوں کے منافی ہے۔ لیکن اس وقت بادشاہ خود اس کا ملتجی ہے اسلئے آپکو اس زرین موقعہ سے ضرور مستفید ہونا چاہئیے اسکے بعد شہزادی نے بادشاہ کے خط کا جواب تحریر کیا۔ اور چند شرائط پیش کیں جنکے پورا ہو جانے پر بادشاہ کی درخواست قبول کئے جانے کا وعدہ کیا۔ میراں شاہ نے جملہ شرائط کو بخوشی مان لیا۔ آخر بڑی دھوم دھام سے سمرقند میں شہزادی کا نکاح ہو گیا۔ شہزادی زابلستان سے رخصت ہو کر اپنے شوہر کے پاس چلی گئی۔ لیکن اسکی زنانہ فوج وہاں بھی اسکے ساتھ تھی جس پر شہزادی بہت نوازشیں کیا کرتی تھی۔ اور اپنی عمر کے ۲۷ ویں سال میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس نے اپنی نشانی ایک بیٹا چھوڑا جو تاریخ ایران میں محمد مرزا کے نام سے مشہور ہے۔ شہزادی کو اس کی وصیت کے مطابق قلعہ زابلستان میں سپرد خاک کیا گیا؛ (ماخوذ)

مضمون نگار خواتین

مصباح کی یہ بھی امداد ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے لئے اچھے سے مضامین بھیجے جائیں تاکہ یہ پرچہ ہر طرح سے مفید ہو کر خواتین میں مقبول ہو اور اسکی اشاعت بڑھے۔ نویں جلد ہے گویا ۹ سال ابتک مصباح ہفتہ وار ہونا چاہئیے تھا۔ اگر خواتین جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں؛ (ایڈیٹر)

لجنہ اماء اللہ مرنگ

چونکہ ممبرات لجنہ کا فرداً فرداً غیر گھروں میں جا کر موجودہ حالات میں مناسب نہ سمجھا گیا۔ اسواسطے لجنہ کی ایگزیکٹو کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مورخہ ۱۰-۳-۳۵ کو جو یوم التبلیغ مقرر تھا۔ ایک خاص جلسہ منعقد کیا جاوے اور اس جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم بہنوں کو شرکت کے لئے دعوت دی جاوے؛

اس فیصلہ کے مطابق لجنہ اماء اللہ مرنگ کا ایک خاص جلسہ جناب چوہدری عبدالرحیم صاحب کے مکان واقعہ سعدی پارک میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں لجنہ کی تقریباً تمام ممبرات شامل تھیں۔ ان کے علاوہ ہندو۔ عیسائی۔ اور غیر احمدی بہنیں بھی شریک ہوئیں۔ لجنہ کی پریذیڈنٹ جناب اہلیہ صاحبہ سید محمد اشرف صاحب کی صدارت میں یہ جلسہ ٹھیک مقررہ وقت پر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظموں کے بعد فرخ سلطانہ سیکرٹری لجنہ نے اپنا مضمون "در ظہور امام آخر الزمان علیہ السلام" پڑھ کر سنایا؛

آخر میں جناب چوہدری بشیر احمد خان صاحب الحقانی نے ایک مختصر سی تقریر کی جسکا مضمون اسلامی نماز تھا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ نماز کی حقیقت اس کی روح ہے۔ جو قلب کی اس کیفیت کا نام ہے جو بندہ کے دل میں اس کے خالق کی مختلف صفات کے ظہور کے احساس سے پیدا ہوتی ہے اور ظاہری حرکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف اس روح کے قائم رکھنے کے لئے جسم کا کام کرتی ہے۔ نیز ہندوستان میں دیگر رائج مذاہب کی عبادتوں کے ساتھ اسلامی نماز کا مقابلہ کرکے موخر الذکر کی فوقیت ثابت کی۔

الحمد للہ کہ جلسہ کے اس پروگرام سے جہاں ہم احمدی مستورات نے فائدہ اٹھایا ہماری غیر مسلم اور غیر احمدی بہنوں نے بھی بہت اچھا اثر قبول کیا۔ یہ جلسہ قریباً ۲ دو گھنٹے کی کارروائی کے بعد دعا پر ختم ہوا۔

اسکے بعد بہن سردار بیگم عبد الرحیم صاحبہ نے مہمان نوازی کا حق حاضرات کی پھلوں وغیرہ سے تواضع کرکے ادا کیا۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔

(فرخ سلطانہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مزنگ)

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

یوم تبلیغ سے قبل بھی تحریک ہوتی رہی۔ پھر اتفاقاً ۱۵ مارچ انصار اللہ کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا جسمیں انصار اللہ کی ممبر لڑکیوں نے تازہ ٹریکٹ بھی پڑھکر سنائے اور سیکرٹری انصار اللہ و پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے مذہب اسلام میں تبلیغ کی فر...

خواتین و طالب...

جو ہندو سکھ علیحدہ...

تھے تقسیم کئے جنکو...

تبلیغ کرنے اور ٹریکٹ...

نصرت کرتی ہوئی سب بہنیں اور طالبات اپنے فرض تبلیغ کیلئے رخصت ہو گئیں جتنی الامکان دن بھر تبلیغی کوششوں میں مصروف رہیں۔ اس یوم تبلیغ پر لجنہ سیالکوٹ کیطرف سے قریباً ایک ہزار کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے جو اتنی قسم کے تھے:۔

انجیل میں رسول کریمؐ کی بعثت کی بشارت ۱۸۰
خاتم النبینؐ کے احسان ہندوؤں پر ۲۰۰۔ شانِ محمدؐ ۱۰۰
خصوصیات اسلام ۵۰۔ پریم بھرے گیت ۵۰۔ پیارے رسولؐ کے پیارے حالات ۵۰۔ الامین ۲۵۔ خالصہ کتب میں نبی عربی کا ذکرِ خیر ۱۰۰۔ گرمکھی ٹریکٹ ۷۵ ۱۱۔ البشوری گیان ۲۵۔ رسول کریمؐ کی قربانیاں ۵۰۔

(خاکسارہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

کمسن بہو کے ساتھ
ظالم خسر کے وحشیانہ سلوک

۱۳ مارچ۔ گونڈہ سے ایک عبرتناک مقدمہ کا فیصلہ موصول ہوا ہے۔ فاضل مجسٹریٹ نے مسمی رام دھن ملزم کو زیر دفعہ ۳۲۶ دو سال قید سخت بشمول ۲ ماہ قید تنہائی اور پچیس ۲۵ روپیہ جرمانہ کا حکم دیا ... انہ بعدم ادا ایک ماہ قید سخت۔ مسمی ... میں صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ایک سال کی تھی اس کو چھوڑ کر دوسری شادی کر لی تھی لیکن لڑکی کی پرورش اس کی سوتیلی ماں مسماۃ پرانا نے کی تھی۔ اس لڑکی کی شادی ۵ سال بعد ایک لڑکے مسمی چھیدی کے ساتھ جس کی عمر ۱۴ سال تھی کر دی گئی لڑکی کا سسر مسمی رام دھن لڑکی کے ساتھ بہت جبر و تشدد اور وحشیانہ سلوک کیا کرتا تھا۔ اسلئے لڑکی اکثر راجہ پور سے دو میل کے فاصلہ پر بیر پور اپنی سوتیلی ماں کے گھر بھاگ جایا کرتی تھی۔ اور اس کا سسر لے آتا تھا۔ آخری مرتبہ جب وہ ۲۲ دسمبر ۳۴ء کو بھاگی تو اس کا سسر اور شوہر وہاں گئے۔ اور اسی رات کو گھر لے آئے۔ گھر پہنچنے پر لڑکی کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور آگ سے اُس کے پاؤں جلانے شروع کئے۔ لڑکی چیخنے لگی۔ اُس کے ہمسایہ لڑکی کی آواز پر دوڑے۔ رام دھن نے کہا کہ یہ لڑکی اپنے گھر بھاگ جاتی ہے۔ اسلئے اسکے پاؤں جلائے دیتے ہیں تاکہ یہ پھر نہ جا سکے۔ رام دہن نے اس لڑکی کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا اور پندرہ روز وہ بند رہی۔ لیکن زخموں کی وجہ سے لڑکی کی حالت خراب ہو گئی۔ اور جب رام دہن نے دیکھا کہ لڑکی قریب المرگ ہے۔ تو وہ بیر پور کے پاس ایک باغ میں لڑکی کو چھوڑ آیا۔ اور ... کرادی ...

وہ تھانہ گئی اور واقعہ کی رپورٹ کی۔ لڑکی ہسپتال میں داخل کر دی گئی۔ لیکن اُس کی حالت خراب دیکھکر اُسکا بیان نزاعی قلمبند کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ یہ جو قرون وسطی میں ہوا کرتا تھا جو مظالم اس لڑکی پر ہوئے ہیں وہ بالکل وحشیانہ ہیں۔ ایک معمولی سی بات پر کوئی شخص ایک لڑکی کو ایسی سخت سزا دے۔ چھیدی صرف ایک لڑکا ہے۔ اور یہ خیال میں نہیں آتا کہ اُسنے ایسی باتوں کیلئے اپنے باپ کو ترغیب دی ہوگی۔ اُسنے لڑکی کے جلانے میں اپنے باپ کی مدد کی لیکن محض ایک مددگار کی حیثیت سے رام دہن اس جرم کا پورا ذمہ دار ہے مجھے چھیدی اور رام دہن کو زیر دفعہ ۳۲۶ مجرم ماننے میں کوئی پس و پیش نہیں ہے۔ لیکن چھیدی پر اس کی عمر کے لحاظ سے صرف جرمانہ کیا۔" (ا-ن-س)

وصیت ۷۰۲۳ مسماۃ مشیت خاتون زوجہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قوم شیخ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ ۸ ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بوقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم جائداد یا اسکی قیمت ... خزانہ صدر انجمن احمدیہ ... کر دیجائیگی۔ میری ... صد روپیہ مہر تعدادی ... حصہ کی وصیت بحق ... غلام احمد مجاہد مولوی فاضل ... العبد: بقلم خود مشیت خاتون

... گواہ شد ... [illegible] ... غلام احمد صاحب ... ۲۶ ۸ ۳۳

دُعائیں کرو؟

اَور سات ہفتے ہر جمعرات کو روزہ رکھو!

۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں فرمایا۔ کہ اجتماعی عبادت اور اجتماعی دُعا انفرادی عبادت اور دُعا سے زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے دن مخصوص کر دیئے۔ اور جماعت سے خواہش کی ہے۔ کہ انہی دنوں میں روزے رکھیں۔ اور تمام جماعت خصوصیت سے ان دنوں میں عبادت کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کا فضل طلب کرے۔

اِس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اِس خطبہ کے ذریعہ میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اِس تحریک کو معمولی نہ سمجھے۔ بلکہ جو طاقت رکھتے ہوں۔ وہ یہ روزے ضرور رکھیں۔ میں نے دو ہفتے قبل اِسی لئے تحریک کی تھی۔ کہ بیرونی ممالک کے احمدی بھی پانچ روزے رکھ سکیں۔ جو لوگ طاقت رکھتے ہوں۔ وہ روزے ضرور رکھیں (یعنی ہر جمعرات کو) اور دُعا ہر ایک کرے۔ حتیٰ کہ بچے اور عورتیں بھی روزانہ دُعاؤں میں لگی رہیں۔

اِس کے بعد حضور نے ان دُعاؤں کا مفہوم بیان فرمایا جن کے ان ایام میں خاص طور پر مانگنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اِس زمانہ کے لئے اسم اعظم ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا۔ اِس لئے یہ دُعا کثرت کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔ اِس میں اللہ تعالےٰ کی صفت حفیظ۔ نصیر۔ یا ناصر اَور رحیم یا رحمٰن سے مدد مانگی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات مختلف زمانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اَور اِس دُعا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِس زمانہ کیساتھ ان صفات کا خصوصیت سے تعلق ہے اَور دُوسری دُعا جو میں نے بتائی تھی۔ وہ یہ ہے۔ کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ یہ دُعا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان ایام میں بالخصوص مانگا کرتے تھے۔ جب کوئی قوم اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوتی۔ اور آجکل ہماری بھی ایسی ہی حالت ہے۔ اِس لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دُعا بھی کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دُعا جمع کے صیغہ میں بھی کی جا سکتی ہے۔ اَور ایسا کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں دخل اندازی نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول اور بیلیں

پھول اور بیلیں

بیل میز پوش کے کناروں کے اور پھول چھوٹے تکیوں پر خوبصورت معلوم ہوگا۔ اگر بہنوں کو پسند ہو۔ تو اور بھی بہت سے نمونے پیش کروں گی۔

مرسلہ
(ممتاز اختر بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah